135098 ـ اگر کسی نے بیوی کو طلاق دی پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی تو کیا وہ پہلے کے پاس تین طلاق کے بعد واپس آئیگی

سوال

ایك شخص نے بیوی كو ایك طلاق دے دی اور عدت گزرنے كے بعد اس نے دوسرے شخص سے شادی كر لی اور كچھ عرصہ اس كے ساتھ رہی پھر اس نے اس عورت كو طلاق دے دی اب پہلے خاوند نے اسے اپنی عصمت میں واپس لانا چاہا... تو كیا اس كے لیے تین طلاق نئے سرے سے باقی ہونگی یا كہ دو طلاق باقی ہونگی كیونكہ اس نے پہلے ایك طلاق دے دی تھی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كسی شخص نے بیوی كو ایك یا دو طلاقیں دیں اور اس كی عدت گزر گئی اور اس عورت سے كسی دوسرے شخص نے شادی كر لی اور پھر اسے طلاق دے دی اور پھر پہلے خاوند نے اس عورت سے شادی كر لی تو اس كے لیے اتنی ہی طلاق ہونگی جو باقی رہتی ہیں، اگر تو اس نے اسے ایك طلاق دے دی تھی تو اس كے لیے دو طلاقیں باقی ہیں، اور اگر اس نےدو طلاقیں دی تھیں تو پھر ایك طلاق باقی رہےگی.

زاد المستقنع میں ہے:

" اور جس نے اس سے كم طلاق دی جس كا وہ مالك تھا اور پھر اس سے رجوع كر لیا، یا پھر شادی كر لی تو وہ باقی ماننده طلاق سے زیادہ كا مالك نہیں رہیگا، اس عورت سے دوسرے خاوند نےوطئ كی ہو یا نہ كی ہو " انتہی

قولہ: جس كا وہ مالك ہے اس سے كم "

یعنی تین طلاق سے كم طلاقیں، اس لیے اگر اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور پھر اس عورت نے كسی دوسرے خاوند سے شادی كر لی تو وہ خاوند فوت ہو گیا، یا پھر اس نے اسے طلاق دے دی اور اس سے پہلے خاوند نے شادی كر لی تو باجماع علماء اس كی تین طلاقیں واپس آ جائیں گی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

بیوی کو طلاق دے دی اور پھر بیوی سے رجوع کر لیا، تو اس صورت میں اس کے لیے وہی طلاق ہونگی جو باقی بچی ہیں.

دوسری صورت:

بیوی کو طلاق دے دی اور اس کی عدت گزر گئی پھر اس سے نیا نکاح کر لیا، تو اس صورت میں اتنی طلاق کا مالك ہو گا جو باقی بچی ہیں.

تیسری صورت:

بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کی عدت گزر گئی، پھر اس نے کسی اور شخص سے شادی کر لی پھر دوسرے خاوند نے بھی اسے اپنے سے علیحدہ کر دیا اور پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کر لیا تو اس صورت میں خاوند کو اتنی طلاق کا ہی حق حاصل ہے جو باقی بچی ہیں.

اور مؤلف کے قول: " دون ما یملك " یعنی جس کا مالك ہے اس سے کم کا مفہوم یہ ہے کہ:

اگر اس نے اتنی طلاق دے دیں جن کا وہ مالك تھا یعنی آزاد کے لیے تین طلاق اور غلام کے لیے دو طلاق تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہوگی جب تك وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے، اور جب وہ اس سے دوسرے خاوند کے بعد دوبارہ شادی کرے تو پھر طلاق نئے سرے سے ہونگی اور اسے تین طلاق دینے کا حق حاصل ہوگا.

گویا کہ اس نے اس عورت سے اب شادی کی ہے؛ یہ اس لیے کہ اس مسئلہ میں دوسرے خاوند کا اس عورت سے نکاح کرنے میں تاثیر ہے، اور وہ یہ کہ اس نے پہلے خاوند کے لیے اسے حلال کر دیا ہے، اور اگر یہ نکاح نہ ہوتا تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوتی، اس لیے جب اسے تاثیر حاصل ہوئی اور جب پہلے خاوند نے اپنا حق پورا کر لیا تھا تو پھر نئے سرے سے طلاق واپس آ جائیگی.

اور یہ نہیں کہا جائیگا کہ: جب اس کی طرف واپس چلی گئی تو اسے صرف ایك طلاق دینے کا حق حاصل ہے پھر وہ بائن ہو جائیگی؛ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں: دوسرے خاوند نے پہلے کے لیے جو کچھ تھا اسے گرا دیا ہے، اسی لیے اس کے لیے مباح ہوئی ہے، حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہ تھی.

اور بعض اہل علم كہتے ہيں كہ: پہلے مسئلہ ميں جب عورت نے شادى كى تو دوسرا خاوند طلاق كو ختم كرديگا، حتى كہ اگر تين طلاق سے بھى كم ہو، ليكن صحيح وہى ہے جو مؤلف كا كہنا ہے؛ كيونكہ اگر پہلے خاوند نے تين طلاق نہيں دى تو دوسرے خاوند كا نكاح اثرانداز نہيں؛ كيونكہ وہ عورت تو پہلے خاوند كےليے حلال تھى چاہے وہ شادى كرتى يا نہ كرتى " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (13 / 196).

اور يہ قول كہ: وہ عورت پہلے خاوند كے عقد ميں انہى طلاق ميں واپس جائيگى جو طلاق باقى بچى ہے اس قول كو ابن قدامہ نے اكابر صحابہ كرام عمر اور ابي اور معاذ اور عمران بن حصين اور ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہم كى طرف منسوب كيا ہے، اور زيد اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھى مروى ہے، اور سعيد بن مسيب اور عبيدہ اور حسن اور مالك اور ثورى اور ابن ابى ليلى اور شافعى اور اسحاق اور ابو عبيدہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر كا بھى يہى قول ہے.

اور دوسرى قول ابن عمر اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہم اور عطاء اور نخعى اور شريح اور ابو حنيفہ اور ابو يوسف كا قول ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 389).

واللہ اعلم .